

از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مغربی تہذیب کی تباہ کاریاں

دنیا طلبی کا بحران

خدا طلبی کی بجائے اب یہ دنیا طلبی کا دور ہے۔ اور اس سے کہیں زیادہ زور شور کے ساتھ آیا ہے۔ اس مغربی تہذیب کا اقتدار کے دور میں دنیا طلبی اور شکم بڑی کا جو طوفان آیا ہے۔ اس کے لئے بحران و بنیان سے کم الفاظ کفایت نہیں کرتے، مال و دولت کی ایک نہ ٹھننے والی بھوک اور ایک نہ بجھنے والی پیاس ہے۔ جس کو جو عروج البقر کہتے یا استسقاء کا مرض، ہر طرف ہلے من مزید کی صدا بلند ہے۔ زندگی کی ہوس اتنی بڑھ گئی ہے۔ اور معیار اتنا بلند ہو گیا ہے کہ سافر طبع کو کسی منزل پر قرار اور طائر صحرے کا کسی باغ بلند پر بھی آشیانہ نہیں، دولت اور عزت و جاہ کی کوئی بڑی سے بڑی مقدار اور اونچی سے اونچی سطح تشفی کے لئے کافی نہیں۔

مغربی تہذیب و اقتدار کے اس دور میں درحقیقت نہ علم کا حقیقی ذوق ہے، نہ دین کا، نہ کوئی اور ذوق لطیف کام کر رہا ہے۔ بالشت بھر پیٹ نے زندگی کی ساری وسعت گھیر لی ہے۔ عالم خیال میں کتابیں تصنیف کرنے والے خوش فکر مصنفین جو چاہیں لکھیں، علمی زندگی میں اس وقت صرف ایک قوت محرکہ اور ایک زندہ حقیقت پائی جاتی ہے۔ اور وہ پیٹ ہے یا جیب ہے۔ سڑ جوڑ کا قول صرف یورپ ہی کے متعلق صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ساری مغرب زدہ دنیا کے متعلق صحیح ہے۔

”ہر نظریہ حیات اس زمانہ پر مستحیاتی اور غالب ہے۔ وہ اقتصادی نظریہ اور ہر مسئلہ اور معاملہ کو پیٹ یا جیب کے نقطہ نظر سے دیکھنا اور جاننا ہے۔“

کسی زمانہ کے ذوق اور رجحان عام اور حقیقی مسئلہ زندگی کا صحیح اندازہ ان کتابوں سے نہیں ہوتا جو اس زمانہ میں تصنیف کی جاتی ہیں۔ (اگرچہ عام ذوق و رجحان کے اثرات سے کتابیں بھی محفوظ نہیں ہوتیں اور وہ کئی کئی پردوں سے بھی جھلکتا ہے۔) لیکن بعض اوقات یہ مصنفین اپنے انفرادی ذوق یا قوم

کئی کسی مختصر جماعت کے رجحان کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات واقعات کی بجائے اپنی خواہشات کو واقعات کے طور پر پیش کرتے ہیں، زمانہ کے ذوق اور رجحان کا حقیقی اندازہ روزمرہ کی زندگی بے تکلف گفتگو، مجالس کے موضوع سخن اور لوگوں سے ملنے کے بعد ہوتا ہے۔ بقول اکبر مرحوم

نقشوں کو تم نہ جانچو لوگوں سے مل کے دیکھو

کیا چیز جی رہی ہے کیا چیز مر رہی ہے

اس اصول پر ریل کے طویل سفر میں، صبح و شام کی سیر میں چائے اور کھانے کی میز پر پارک اور سیرگاہوں کے سبزہ اور نشستوں پر، احباب و رفقاء کی بے تکلف گفتگو کے موقع پر کان لگا کر سنئے کیا موضوع ہے؟

سترواہوں کی کمی بیشی، افسروں کی رضا مندی و نارضا مندی، حکام کا تبادلہ اور ان کے مزاج و معاملہ پر تنقید، تجارتوں کا منافع، ٹیکوں کے احکامات، بینکوں کے حسابات شرح سود، کمپنیوں کے حصص، انشورنس کمپنی کی پالیسی، پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ، سبکدوشی کے بعد ملازمت کے امکانات فترت کے واقعات، خروش قسموں پر رشک، بدقسمتوں پر تاسف، اور اسی قبیل کی باتوں کے سوا آپ کو شش مکے باوجود بھی کوئی موضوع گفتگو نہیں پائیں گے

یا پھر سیاسی حالات اور ان پر تبصرہ لیکن کسی اخلاقی نقطہ نظر سے نہیں کسی نظام فاسد پر اخلاقی تنقید اور کسی نظام صالح کی تمنا کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔

مغربی اس بارہ میں امام ہے۔ اور ہندوستان کے ہندو اس معاشی ہمہ دوست میں اس کے قدم بقدم، اور افسوس ہے کہ مسلمان بھی اب اس کے نقش قدم پر ہے۔

حضرت شیخ الحدیث کی صحت | جیسا کہ پچھلے پرچہ سے آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کے مرض ذیابیطس (شوگر) میں اضافہ کی وجہ سے انہیں ہسپتال داخل کیا گیا تھا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ ۲۳ جولائی سے ۱۵ اگست تک ۲۵ دن پشاور ہسپتال میں رہے۔ اب مجدد مرض میں قدرے افادہ ہے۔ ذیابیطس اور آنکھوں کا علاج گھر پر جاری ہے۔ اس کے ساتھ دورہ حدیث شریف کے اسباق کی پڑھائی بھی آپ نے شروع کر دی ہے۔ تاہم مرض کا پورا ازالہ نہیں ہوا۔ تمام حضرات سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ حضرت کی عیادت اور دیدار قیام ہسپتال میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں احباب اور مخلصین اور ہر طبقہ کے افراد نے دور دراز سے تیمارداری کے اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار فرمایا، بے شمار افراد خطوط اور تاروں کے ذریعہ حالات دریافت فرماتے رہے۔ اسکے علاوہ جگہ جگہ مساجد اور مدارس میں اہل علم اور عام مسلمانوں نے دعاؤں کا اہتمام کیا۔ نیز ہسپتال کے عملہ اور لائق ڈاکٹروں نے آپ کے علاج معالجہ میں نہایت محبت اور دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ نے ان تمام محبتیں و مخلصین کا دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور سب حضرات کے سرخروئی و ارین، عافیت تامہ اور رفع درجات کیلئے دعا فرمائی ہے۔